غیر فطری مباشرت

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

اللہ تعالیٰ کے بے غایت لطف و کرم سے عورت مرد کے لیے سکون کا باعث ہے۔ یہ سکون اس وقت ناپید ہو جاتا ہے، جب مرد، عورت سے غیر فطری مباشرت کر کے اس کا تقدس پامال کر دیتا ہے، کیونکہ یہ اقدام حکمِ شریعت کی سخت خلاف ورزی ہے، نیز اخلاق و شرافت کے منافی بھی ہے۔ اس قبیح فعل کو عقل تسلیم کرتی ہے نہ نقل تصدیق کرتی ہے۔ البتہ گدھے، کتے اور خنزیر جیسے جانور ایسا کر سکتے ہیں یا کفار۔ فطرتِ سلیمہ اور طبعِ مستقیم کے حامل مسلمان سے اس جریمہ کا ارتکاب ناممکن ہے۔

Anual sex گناہ کی سب سے بھیانک اور بدبخت صورت ہے۔ اس سے قوائے فکری و عملی پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ اس قبیح فعل کا نتیجہ ذلت و خسران اور تباہی و بربادی کے علاوہ کچھ نہیں۔ اس کے فاعل کو ہمیشہ ذلت و نامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ مغضوب علیہم قوموں کے آثارِ سیئہ اور اخلاقِ قبیحہ میں سے ایک گناہ ہم جنس پرستی، عملِ قومِ لوط اور عورت سے لواطت ہے۔ فواحش و رذائل کی لسٹ میں اور طبعِ سلیم کی کراہت و نکارت کے لحاظ سے یہ گناہ بدکاری سے بڑھ کر ہے۔ کفر کے بعد اس کا نمبر آتا ہے۔ اس کے نقصانات اور بداثرات معاشرہ پر قتل سے بڑھ کر ہیں۔

اسے جائز کہنا محض دعویٰ بلا دلیل پر اصرار ہے، یہ اسلام کی بے لوث اور پاکیزہ تعلیمات پر حملہ ہے، نیز اسلامی تہذیب کی تمام نزاکتیں تار تار کر دینے کے مترادف ہے۔

یہ دینی وانسانی مصلحت سے عاری ایسا عظیم جرم ہے، جو ایک مسلمان سے ثقاہت وتقویٰ کی دولت چھین لیتا ہے۔ یہ شوہر وزن کے خوشگوار تعلقات نفرت وعداوت میں بدل دیتا ہے۔ رشتہ ازدواج کا تقدس پامال کر دیتا ہے، انسانی صحت کو روگ لگا دیتا ہے، روحانیت کو سلب کر لیتا ہے۔

جب کوئی اپنی بیوی سے لواطت کرتا ہے، اس وقت وہ عقل وفکر کے نزدیک مسلمات کو للکار رہا ہوتا ہے۔ قرآنِ عزیز اور حدیث شریف کی پر نور تعلیمات سے آشنا شخص سے اس بُرے فعل کا ارتکاب مشکل ہی نہیں، ناممکن ہے۔

واضح رہے کہ جس قوم کے اندر یہ بے ہودہ اور فحش گناہ پایا گیا، مولائے کریم نے انہیں دنیا ہی میں مرقعِ عبرت اور داستانِ موعظت بنایا ہے۔ یہ انعکاسِ فطرت پر مبنی نازیبا عمل بے راہروی اور آوارہ مزاجی کی ایسی لعین عادت ہے، جو اخلاق باختہ اور لادینی فسق وفجور میں غرقاب، شہوات ولذات میں منہمک، عصیان ومعاصی کے دلدل میں بری طرح پھنسے ہوئے، بلکہ دھنسے ہوئے یورپ کے پانچ ملکوں میں قانون کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور انسانیت کے لیے باعثِ ننگ وعار اس قانون پر کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوتی۔

تُف ہے ایسی تہذیب پر!

شریعتِ اسلامیہ چونکہ پاکیزہ، صاف ستھرے، شگفتہ اور بہار آفریں احکامات پر مبنی ہے، لہٰذا وہ انسان کو بہیمی خواہشات، نفس پرستی، شیطانی اعمال اور افعالِ خبیثہ سے بچاتی ہے۔ وہ ہمارے اندر نیکی کا جذبہ اور بُرائی سے اجتناب کی قوت پیدا کرتی ہے۔ وہ ہماری خواہشوں اور تمناؤں کو حدِ اعتدال فراہم کرتی ہے۔ اس لیے شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ایسی رذالتوں کے لیے کوئی جگہ نہیں ہے۔ حتیٰ کہ ایک شخص اپنی حلال اور منکوحہ بیوی کو بھی پشت

سے استعمال نہیں کر سکتا، کیونکہ ایسا کرنا مقصدِ شریعت کے خلاف ہے اور محض حیوانی جذبہ کی تسکین ہے۔

روزانہ کتنے لوگ اس مذموم فعل کا مرتکب ہو کر دل اور منہ پہ کالک ملتے ہیں۔ اگر ہم معاشرہ کو اسلامی اصولوں پر استوار کرنا چاہتے ہیں اور معاشرے کے لیے مفید افراد پیدا کرنے کے خواہاں ہیں تو انسانوں میں صالحیت اور تقویٰ لانا ہوگا۔ انسانی ہمدری کے جذبہ سے سرشار ہو کر آگے بڑھنا ہوگا اور اس گناہ کے بھیانک نتائج سے انسانوں کو آگاہ کرنا ہو گا۔ یہ لعین عادت فاعل و مفعول میں سوزاک، جریان، جسم میں سوزش، نیز مفعول کے لیے لیکوریا اور بواسیر کا سبب ہے۔

لواطت ایسا قبیح فعل ہے، جو شرعاً ناجائز وحرام اور کبیرہ گناہ ہے، اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا باعث ہے۔ اسے لواطت صغریٰ کہا گیا ہے، لہٰذا اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں۔

علامہ مظہری زیدانی حنفی رحمہ اللہ (۷۲۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْوَطْءَ فِي الدُّبُرِ مُحَرَّمٌ فِي جَمِيعِ الْأَدْيَانِ .

''عورت کے ساتھ غیر فطری مجامعت تمام ادیان میں حرام ہے۔''

(المَفاتيح في شرح المَصابيح : ٥٤/٤)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الدُّبُرُ فَلَمْ يُبَحْ قَطُّ عَلٰى لِسَانِ نَبِيٍّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ، وَمَنْ نَسَبَ إِلٰى بَعْضِ السَّلَفِ إِبَاحَةَ وَطْئِ الزَّوْجَةِ فِي دُبُرِهَا، فَقَدْ غَلَطَ عَلَيْهِ .

''عورت سے غیر فطری مجامعت کسی نبی کی شریعت میں روا نہیں تھی، بعض سلف کی طرف اس کا جواز منسوب کرنے والا جھوٹا ہے۔''

(زاد المَعاد : ٤/٢٥٧)

حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْإِتْيَانُ فِي الدُّبُرِ فَحَرَامٌ، فَمَنْ فَعَلَهٗ جَاهِلًا بِتَحْرِيمِهٖ، نُهِيَ عَنْهُ، فَإِنْ عَادَ عُزِّرَ.

''بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں جماع حرام ہے، جو اس کی حرمت سے ناواقفیت کی بنا پر ایسا کرے، اسے روکا جائے گا، دوبارہ کرے، تو اسے تعزیرا سزا دی جائے گی۔''

(شرح السُّنّة : ٩/٦)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا إِتْيَانُ النِّسَاءِ فِي الْأَدْبَارِ، فَهُوَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرٰى، وَهُوَ حَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ، إِلَّا قَوْلًا وَاحِدًا شَاذًّا لِبَعْضِ السَّلَفِ، وَقَدْ وَرَدَ فِي النَّهْيِ عَنْهُ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''عورتوں سے غیر فطری مجامعت کرنا قوم لوط کے عمل سے ملتا جلتا کام ہے، اس کے حرام ہونے پر علما کا اجماع ہے، سوائے سلف میں سے ایک شاذ قول کے، حالانکہ اس فعل سے ممانعت کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں۔''

(تفسير ابن كثير : ٣/١٨٣)

علامہ ابن نجیم حنفی (۹۷۰ھ) لکھتے ہیں:

اِسْتِحْلَالُ اللِّوَاطَةِ بِزَوْجَتِهٖ كُفْرٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ .

''بیوی سے غیر فطری مجامعت کو حلال سمجھنا جمہور علما کے نزدیک کفر ہے۔''

(الأشباه والنّظائر، ص ۱۹۱)

معزز قارئین! آپ کو بتاتے چلیں کہ یہ برا کام شیعہ مذہب میں جائز ہے۔

خمینی نے لکھا ہے:

اَلْأَقْوٰی وَالْأَظْهَرُ جَوَازُ وَطْئِ الزَّوْجَةِ مَعَ الدُّبُرِ عَلٰی كَرَاهِيَةٍ شَدِيدَةٍ .

''قوی ترین اور راجح بات یہ ہے کہ شدید کراہت کے باوجود بیوی سے غیر فطری مجامعت کرنا جائز ہے۔''(تحرير الوسيلة : ۲۴۱/۲)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

وَطْئُ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا حَرَامٌ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ، وَهُوَ قَوْلُ جَمَاهِيرِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ، بَلْ هُوَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرٰی .

''عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا کتاب وسنت کی رو سے حرام ہے۔ جمہور سلف وخلف کا قول بھی یہی ہے، بلکہ یہ لواطت سے ملتا جلتا فعل بد ہے۔''

(مَجموع الفتاوٰی : ۲۶۶/۳۲۔۲۶۷)

عطاء رحمہ اللہ سے عورتوں سے غیر فطری مباشرت کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

تِلْكَ كُفْرٌ، مَا بَدَأَ قَوْمُ لُوطٍ إِلَّا ذَاكَ، أَتَوُا النِّسَاءَ فِي أَدْبَارِهِنَّ، ثُمَّ أَتَی الرِّجَالُ الرِّجَالَ .

''یہ کفر ہے۔ قوم لوط نے اسی فعل سے ابتدا کی تھی، پہلے وہ عورتوں کی دبر میں جماع کرتے تھے، پھر مردوں سے کرنے لگے۔''

(مَساوي الأخلاق للخرائطي : ٤٢٥، وسندهٗ حسنٌ)

طاؤس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا، جو اپنی بیوی سے لواطت کرتا ہے، تو فرمایا:

ذٰلِكَ الْكُفْرُ . ''یہ کفر ہے۔''

(السّنن الکبرٰی للنّسائي : ٩٠٠٤، وسندهٗ صحيحٌ)

ایک روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہما سے ایسے انسان کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

هٰذَا يَسْأَلُنِي عَنِ الْكُفْرِ؟ .

''یہ شخص مجھ سے کفر کے بارے میں پوچھتا ہے؟''

(مصنّف عبد الرّزاق : ٤٤٢/١١، ح : ٢٠٩٥٣، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(تفسير ابن كثير : ٥٩٣/١)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''قوی'' کہا ہے۔

(التّلخيص الحبير : ٣٩٠/٣)

نیز فرماتے ہیں:

اِئْتِ حَرْثَكَ مِنْ حَيْثُ نَبَاتُهٗ .

''اپنی کھیتی (بیوی) سے اس جگہ پر جماع کیجئے، جہاں سے کچھ اُگ سکے۔''

(السّنن الکبرٰی للبيهقي : ١٩٦/٧، وسندهٗ صحيحٌ)

خود طاؤس رحمہ اللہ سے ایسے انسان کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

تِلْكَ كُفْرَةٌ .   ''یہ کفر ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٠٦، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَتٰى أَدْبَارَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَقَدْ كَفَرَ .

''مردوں یا عورتوں سے غیر فطری عمل کا مرتکب، کفر کا مرتکب ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٢١، وسندهٗ حسنٌ)

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

هَلْ يَفْعَلُ ذٰلِكَ إِلَّا كَافِرٌ؟

''بھلا کافر کے علاوہ بھی کوئی ایسا کرسکتا ہے؟''

(زوائد مسند الإمام أحمد : ٢/٢١٠، وسندهٗ صحيحٌ)

ائمہ طاؤس، سعید بن مسیّب، مجاہد اور عطا بن ابی رباح رحمہم اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُمْ كَانُوا يُنْكِرُونَ إِتْيَانَ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ وَيَقُولُونَ : هُوَ كُفْرٌ .

''یہ تابعین رحمہم اللہ عورتوں کی دبر میں جماع سے منع کرتے تھے اور کہتے کہ یہ کفر ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٨٥، وسندهٗ حسنٌ)

امام عکرمہ رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں:

إِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ إِتْيَانَ الرَّجُلِ امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا، وَيَعِيبُهٗ عَيْبًا شَدِيدًا .

''آپ رضی اللہ عنہما مرد کے عورت کی دبر میں جماع کرنے کو ناپسند کرتے تھے اور اس کو سخت برا جانتے تھے۔'' (سنن الدّارمي : ١١٧٨، وسندهٗ صحيحٌ)

امام مجاہد رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ:

﴿إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

''اللہ بہت توبہ کرنے والوں اور بہت پاک رہنے والوں محبوب رکھتے ہیں۔''

کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مَنْ أَتَى امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا، فَلَيْسَ مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ .

''جو بیوی سے دبر میں جماع کرے، وہ پاکیزہ خصلت نہیں۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩٠٢٢، تفسير الطّبري : ٧٤٣/٣، وسندهٗ حسنٌ)

امام مالک رحمہ اللہ (۱۷۹ھ) فرماتے ہیں:

مَا عَلِمْتُهٗ حَرَامٌ .

''میرے علم کے مطابق یہ حرام ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : ٩١٢٨، وسندهٗ صحيحٌ، طبع دار التأصيل)

تحفۃ الاشراف للمزی (۷۳۱۴) میں مَا عَلِمْتُ حَرَامًا کے الفاظ ہیں۔ یہ نسخے کی غلطی معلوم ہوتی ہے۔

تنبیہ:

معن بن عیسیٰ سے یہ الفاظ منسوب ہیں:

مَا أَعْلَمُ فِيهِ تَحْرِيمًا .

''میں (مالک) اسے حرام نہیں سمجھتا۔''

(التّلخيص الحَبير لابن حجر : ٣٩٣/٣)

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

حُكِيَ عَنْ مَالِكٍ فِي كِتَابٍ يُسَمّٰى كِتَابُ السِّرِّ، وَنُسِبَ الْكِتَابُ

إِلٰى مَالِكٍ، وَحُذَّاقُ أَصْحَابِهٖ وَمَشَايِخُهُمْ يُنْكِرُونَهٗ، وَقَدْ حَكَى الْعُتَبِيُّ إِبَاحَةَ ذٰلِكَ عَنْ مَالِكٍ، وَأَظُنُّهٗ مِنْ ذٰلِكَ الْكِتَابِ الْمُنْكَرِ نَقَلَ، وَقَدْ تَوَارَدَتْ رِوَايَاتُ أَصْحَابِ مَالِكٍ عَنْهُ بِإِنْكَارِ ذٰلِكَ الْقَوْلِ وَتَكْذِيبِهٖ لِمَنْ نَقَلَ ذٰلِكَ عَنْهُ .

''غیر فطری مجامعت کا جواز امام مالک رحمہ اللہ سے ''کتاب السر'' نامی کتاب میں منقول ہے، یہ کتاب امام مالک رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے، جبکہ امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب اور مالکی مشائخ اس کا انکار کرتے ہیں۔عتبی نے امام مالک رحمہ اللہ سے غیر فطری مجامعت کا جواز نقل کیا ہے، میرا گمان ہے کہ وہ اسی منکر کتاب سے نقل کیا ہو گا۔امام مالک رحمہ اللہ کے اصحاب سے کئی روایات منقول ہیں، جس میں اس قول کا انکار کیا گیا ہے اور اس قول کو امام مالک رحمہ اللہ سے نقل کرنے والے کی تکذیب کی گئی ہے۔''

(المُفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : ١٥٧/٤، تفسير القُرطبي : ٩٣/٣)

علامہ خلیل بن اسحاق مالکی رحمہ اللہ (٧٧٦ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ أَبُو بَكْرٍ الْأَبْهَرِيُّ وَغَيْرُهٗ يُنْكِرُهٗ، وَيَقُولُ : كَانَ مَالِكٌ أَتْقَى النَّاسِ لِلّٰهِ أَنْ يُسَامِحَ بِدِينِهٖ أَحَدًا أَوْ يُرَاعِيَهٗ، وَقَدْ نَظَرْتُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ فَوَجَدتُّهٗ يَنْقُضُ بَعْضُهٗ بَعْضًا، وَلَوْ سَمِعَ مَالِكٌ مَنْ يَتَكَلَّمُ بِمَا فِيهِ لَأَوْجَعَهٗ ضَرْبًا، وَقَدْ سُئِلَ ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْهُ فَقَالَ : لَا يُعْرَفُ لِمَالِكٍ كِتَابُ سِرٍّ .

''علامہ ابو بکر ابہری رحمہ اللہ (۳۷۵ھ) وغیرہ نے اس کتاب کا انکار کیا ہے۔ کہتے ہیں: امام مالک رحمہ اللہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے تھے، کہ وہ دینی معاملات میں کسی کی موافقت کریں یا کسی کا لحاظ رکھیں۔ میں نے اس کتاب کو بغور دیکھا ہے، اس میں بہت زیادہ تعارض پایا جاتا ہے۔ جو باتیں اس کتاب میں ہیں، اگر امام مالک رحمہ اللہ کسی کو وہ باتیں کرتا سن لیتے، تو اُسے سختی کے ساتھ مارتے۔ ابن قاسم رحمہ اللہ سے اس کتاب کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا: امام مالک رحمہ اللہ سے کتاب السر ثابت نہیں۔''

(التّوضيح : ٢٣١/١)

علامہ دمامینی رحمہ اللہ (۸۲۷ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّمَا نُسِبَ هٰذَا إِلَيْهِ فِي كِتَابِ السِّرِّ، وَهُوَ كِتَابٌ مَجْهُولٌ، لَا يَجُوزُ اعْتِمَادُ النَّقْلِ مِنْهُ أَصْلًا .

''امام مالک رحمہ اللہ کی طرف یہ قول کتاب السر میں منسوب کیا گیا ہے، یہ کتاب مجہول ہے، اس کی نقل پر سرے سے اعتماد ہی جائز نہیں۔''

(مَصابيح الجامع : ١٦٩/٨)

اجماع:

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقُوا أَنَّ وَطْءَ الْحَائِضِ فِي فَرْجِهَا وَدُبُرِهَا حَرَامٌ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ حائضہ کی اگلی اور پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا حرام ہے۔''

(مَراتب الإجماع، ص ٦٩)

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (٤٦٣ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْإِجْمَاعِ هَذَا دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الدُّبُرَ لَيْسَ بِمَوْضِعِ وَطْءٍ وَلَوْ كَانَ مَوْضِعَ وَطْءٍ مَا رُدَّتْ مَنْ لَا يُوصَلُ إِلٰى وَطْئِهَا فِي الْفَرْجِ وَفِي إِجْمَاعِهِمْ أَيْضًا عَلَى الْعَقِيمِ الَّتِي لَا تَلِدُ لَا تُرَدُّ.

''اس اجماع میں دلیل ہے کہ دبر مقام جماع نہیں، یہ جماع کرنے کی جگہ ہوتی، تو اس عورت کا نکاح ختم نہ کیا جاتا، جس کی فرج میں وطی ممکن نہیں، اسی طرح اجماع ہے کہ اس بانجھ عورت کا نکاح ختم نہیں کیا جائے گا، جو بچہ جننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔''

(الاستذكار: ٤٢٣/٥)

حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ الَّذِينَ يُعْتَدُّ بِهِمْ عَلٰى تَحْرِيمِ وَطْءِ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا حَائِضًا كَانَتْ أَوْ طَاهِرًا لِأَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ مَشْهُورَةٍ.

''مستند علما کا اتفاق ہے کہ عورت کی دبر میں جماع کرنا حرام ہے، وہ حیض کی حالت میں ہو یا طہر کی حالت میں۔ اس بارے میں کئی مشہور احادیث ہیں۔''

(شرح صحيح مسلم: ٦/١٠، عمدة القاري للعيني: ١١٨/١٨)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (٧٧٤ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا إِتْيَانُ النِّسَاءِ فِي الْأَدْبَارِ، فَهُوَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرٰى، وَهُوَ حَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ، إِلَّا قَوْلًا وَاحِدًا شَاذًّا لِبَعْضِ السَّلَفِ، وَقَدْ

وَرَدَ فِي النَّهْيِ عَنْهُ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''عورتوں سے غیر فطری مجامعت کرنا قوم لوط کے عمل سے ملتا جلتا کام ہے، اس کے حرام ہونے پر علما کا اجماع ہے، سوائے سلف میں سے ایک شاذ قول کے، حالانکہ اس فعل سے ممانعت کے بارے میں کئی احادیث مروی ہیں۔''

(تفسير ابن كثير : ١٨٣/٣)

④ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (٨٥٥ھ) فرماتے ہیں:

اَلْإِتْيَانُ فِي دُبُرِ الْمَرْأَةِ حَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْفُقَهَاءِ.

''عورت سے غیر فطری مجامعت کے حرام ہونے پر فقہا کا اجماع ہے۔''

(البناية شرح الهداية : ٤٠/٥)

⑤ علامہ مناوی رحمہ اللہ (١٠٣١ھ) فرماتے ہیں:

عَلَيْهِ الْإِجْمَاعُ الْآنَ فِي الْجُمْلَةِ.

''موجودہ زمانے میں غیر فطری مجامعت کی حرمت پر اجماع ہے۔''

(فيض القدير : ١٦٩/٥)

⑥ علامہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ (١٣٥٢ھ) کہتے ہیں:

اَلْإِيلَاجُ فِي الدُّبُرِ، وَهُوَ حَرَامٌ بِإِجْمَاعِ الْأُمَّةِ، لَا يَشُذُّ عَنْهُمْ شَاذٌّ.

''دبر میں جماع کے حرام ہونے پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے۔ ان سے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔'' (العَرف الشّذي : ١/٣)

بہت سے اہل علم نے اس برے کام کو حرام قرار دیا ہے۔

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) فرماتے ہیں:

جُمْهُورُ السَّلَفِ وَالْعُلَمَاءِ وَأَئِمَّةِ الْفَتْوٰی عَلٰی تَحْرِيمِ ذٰلِكَ.

''جمہور سلف، علمائے کرام اور مفتیان عظام اسے حرام قرار دیتے ہیں۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم: ١٥٧/٦)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (٦٧١ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا هُوَ الْحَقُّ الْمُتَّبَعُ، وَالصَّحِيحُ فِي الْمَسْأَلَةِ.

''یہی حق ہے، اس کی پیروی ضروری ہے اور اس مسئلہ میں صحیح بات یہی ہے۔''

(تفسير القرطبي: ٩١/٣)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (٧٤٨ھ) اور علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (٩٧٤ھ) نے اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے۔

علامہ مناوی رحمہ اللہ (١٠٣١ھ) لکھتے ہیں:

اَلنَّهْيُ لِلتَّحْرِيمِ، بَلْ هُوَ كَبِيرَةٌ.

''یہ ممانعت حرمت کے لیے ہے، بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔''

(فيض القدير: ٣٥٧/٤)

اس کی حرمت پر حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (٥٩٧ھ) نے تَحْرِيمُ الْمَحَلِّ الْمَكْرُوهِ اور حافظ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (٦٥٦ھ) نے إِظْهَارُ إِدْبَارِ مَنْ أَجَازَ الْوَطْئَ فِي الْأَدْبَارِ نامی کتابیں تصنیف کی ہیں اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی ایک جزء لکھا ہے۔

قرآنی دلائل:

دلیل نمبر ①:

اللہ تعالیٰ کا فرمانِ گرامی ہے:

﴿فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾(البقرة : ٢٢٢)

''جب عورتیں (حیض سے) پاک ہو جائیں تو ان سے اس طرح جماع کرو، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔''

اس آیت کریمہ کا مفہوم واضح کرتے ہوئے اور اس فعلِ بد کی بیس کے قریب قباحتیں بیان کرتے ہوئے علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

''یہ آیت دو طرح عورتوں سے وطی کی حرمت بیان کرتی ہے، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کی کھیتی میں جماع کو جائز قرار دیا ہے اور کھیتی بچہ پیدا ہونے کی جگہ ہے، نہ کہ گندگی والی جگہ، فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ (البقرة:۲۲۲) (جہاں سے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے) سے مراد یہی کھیتی والی جگہ ہی ہے، نیز فرمایا: ﴿فَأْتُواْ حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرة:۲۲۳) (تم اپنی کھیتی کو جہاں سے چاہو، آؤ)، اس آیت سے عورت کی پچھلی جانب سے اس کی اگلی شرمگاہ میں جماع کی دلیل بھی نکلتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم جہاں سے چاہو، جماع کرو، یعنی آگے سے یا پیچھے سے۔ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کھیتی سے مراد اگلی شرمگاہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے عارضی طور پر لاحق ہونے والی گندگی (حیض) کی وجہ سے اگلی شرمگاہ میں جماع کو حرام قرار دیا ہے تو اس سوراخ کے بارے میں کیا خیال ہے، جو مستقل طور پر گندگی کی جگہ

ہے، ساتھ ساتھ اس میں جماع کے اور بھی مفاسد ہیں، ان میں ایک انقطاعِ نسل ہے اور دوسرا یہ کہ عورتوں کی پشتوں میں جماع کرنا بچوں کی پشتوں میں جماع (لواطت) کا بڑا سبب ہے۔

اسی طرح جماع میں عورت کا بھی مرد پر حق ہوتا ہے، جو کہ دبر میں جماع کرنے سے ادا نہیں ہوتا، عورت کی خواہش پوری نہیں ہوتی اور اس کا مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ اسی طرح دبر اس مقصد کے لیے نہیں بنائی گئی، بلکہ اس کے لیے فرج بنائی گئی ہے، چنانچہ اس کو چھوڑ کر دبر کی طرف جانے والے اللہ تعالیٰ کی حکمت اور شریعت سے بغاوت کرنے والے ہیں۔ یہ مرد کے لیے بھی نقصان دہ ہے، اسی لیے عقل مند اطباء اور فلاسفہ وغیرہم اس سے منع کرتے ہیں، کیونکہ فرج میں بہنے والے پانی کو جذب کرنے اور مرد کو راحت دینے کی صلاحیت ہوتی ہے، جبکہ دبر میں جماع کرنا پانی کو جذب کرنے پر مدد نہیں دیتا اور طبعی امر کی مخالفت کی وجہ سے پانی مکمل طور پر خارج نہیں ہوتا۔ یہ ایک اور طرح سے بھی نقصان دہ ہے کہ اس میں خلاف طبع حرکات کرنا پڑتی ہیں، جو کہ تھکا دینے والی ہوتی ہیں۔ اسی طرح دبر گندگی اور نجاست کی جگہ ہوتی ہے، اس کی طرف آدمی متوجہ ہوتا اور اس کو استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح یہ عورت کے لیے بھی سخت نقصان دہ ہے، کیونکہ یہ طبع کے بہت خلاف اور منافرت والا کام ہے۔ اسی طرح یہ کام غم و دکھ اور فاعل و مفعول سے نفرت کا باعث بنتا ہے۔ یہ کام چہرے کو سیاہ کرتا ہے، سینے میں اندھیرا اور دل کا نور ختم کرتا ہے۔ اس سے چہرے پر سراسیمگی چھا جاتی ہے اور وہ واضح نشانی بن جاتی ہے، جسے ادنیٰ سی فراست والا

شخص بھی پہچان سکتا ہے۔ اسی طرح یہ کام ضروری طور پر فاعل ومفعول کے درمیان نفرت، سخت عداوت اور قطع تعلقی کا سبب بنتا ہے۔ اسی طرح یہ فاعل اور مفعول کی حالت اتنی خراب کر دیتا ہے کہ اس کی اصلاح ممکن نہیں رہتی، الا یہ کہ سچی توبہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال ہو جائے۔ یہ فعل فاعل ومفعول دونوں سے خوبصورتی کو ختم کر دیتا ہے اور انہیں بدصورت بنا دیتا ہے، جیسا کہ ان کی باہم محبت نفرت وعداوت میں بدل جاتی ہے۔ اسی طرح یہ کام نعمتوں کے چھن جانے اور مصیبتوں کے چھا جانے کا بڑا سبب ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، اس کی ناراضی، اس کے اعراض اور بنظر رحمت نہ دیکھنے کا سبب بنتا ہے۔ اس کے بعد ایسا شخص کس خیر کی امید کرے گا اور کس شر سے محفوظ ہو سکے گا، جس شخص پر اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت ہو، وہ اس سے اعراض کر لے اور اس کو بنظر رحمت نہ دیکھے، اس کی زندگی کیسی ہوگی؟ اسی طرح یہ کرتوت حیا کو مکمل طور پر خاتمہ کر دیتا ہے اور حیا ہی دلوں کی حیات ہے، جب دل اسے گم کر بیٹھے تو غلط کو درست اور درست کو غلط سمجھنے لگتا ہے، اس وقت خرابی اپنے عروج پر پہنچ جاتی ہے۔

اسی طرح یہ کام طبیعتوں کو اس طریقے سے پھیر دیتا ہے، جس پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تخلیق کی ہے۔ یہ الٹی طبع ہے طبع الٹ جائے تو دل اور طور طریقہ بھی الٹ جاتا ہے۔ تب وہ برے اعمال وحالات کو اچھا خیال کرتا ہے اور اس کی حالت، عمل اور کلام بلا اختیار خراب ہو جاتی ہے۔ فعل بد ایسی بے غیرتی اور جرأت پیدا کرتا ہے، جو کسی اور کام سے پیدا نہیں ہوتی۔ نیز اس سے وہ رسوائی، ذلت

اور حقارت پیدا ہوتی ہے، جو کسی اور کام سے نہیں ہوتی۔ یہ بندے کو غصے اور کینے کا لباس پہنا دیتی ہے اور لوگ اس کو ذلیل وحقیر سمجھنے لگتے ہیں۔ یہ مشاہدات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس نبی پر درود وسلام کرے، جس کی اتباع وپیروی میں دنیا وآخرت کی سعادت ہے اور جس کی مخالفت ونافرمانی میں دنیا وآخرت کی بربادی ہے۔'' (زاد المَعاد : ٢٥٧/٤)

اس کی تفسیر میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

تُؤْتٰى مُقْبِلَةً وَمُدْبِرَةً فِي الْفَرْجِ .

''اگلی اور پچھلی دونوں جانب سے اگلی شرمگاہ میں ہی جماع کیا جائے گا۔''

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : ١٩٧/٧، وسندهٗ صحيحٌ)

مجاہد بن جبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ أَتَى امْرَأَتَهٗ فِي دُبُرِهَا، فَهُوَ مِنَ الْمَرْأَةِ مِثْلُهٗ مِنَ الرَّجُلِ، ثُمَّ تَلَا : ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ : فِي الْمَحِيضِ : الْفَرْجَ، ثُمَّ تَلَا : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرة : ٢٢٣) قَائِمَةً، وَقَاعِدَةً، وَمُقْبِلَةً، وَمُدْبِرَةً فِي الْفَرْجِ .

''جس آدمی نے اپنی بیوی کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کیا، تو اس کا یہ فعل مرد کے ساتھ ایسا کرنے کی طرح ہے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ

عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ وَلَا تَقْرَبُوهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ﴾

''(نبی!) لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، فرما دیجیے کہ وہ گندگی ہے، لہٰذا تم حیض میں عورتوں سے الگ رہو، ان کے قریب نہ جاؤ، حتی کہ وہ پاک ہو جائیں، جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں، تو اس طرح ان سے جماع کرو، جس طرح اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔'' یعنی تم حیض کے دنوں میں اگلی شرمگاہ سے دور رہو، پھر انہوں نے یہ فرمانِ باری تعالیٰ پڑھا: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں، تم اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو آؤ۔'' یعنی عورت کھڑی ہو، بیٹھی ہو، منہ مرد کی طرف کیے ہوئے ہو یا پشت مرد کی طرف کیے ہوئے ہو، جماع اگلی شرمگاہ میں ہی کرنا ہے۔'' (سنن الدّارمي : ١١٧٥، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز فرماتے ہیں:

مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللّٰهُ أَنْ تَعْتَزِلُوهُنَّ فِي الْمَحِيضِ .

''(وہاں جماع کرو) جہاں سے تمہیں ایامِ حیض میں اللہ تعالیٰ نے روکا تھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٣٢/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

عکرمہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا .

''جہاں سے دور رہنے کا اللہ نے تمہیں حکم دیا تھا (اسی اگلی شرمگاہ میں جماع کرو)۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٣٢/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

ابراہیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

فِي الْفَرْجِ .

''اس سے مراد اگلی شرمگاہ میں جماع کرنا ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٧٤، وسندهٗ صحيحٌ)

ابورزین اسدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مِنْ قِبَلِ الطُّهْرِ .

''اس سے مراد طہر میں جماع کرنا ہے۔''

(تفسير الطّبري : ٧٣٩/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلَالَةٌ حِينَئِذٍ عَلٰى تَحْرِيمِ الْوَطْءِ فِي الدُّبُرِ .

''یہ آیت غیر فطری مجامعت کی حرمت پر دلیل ہے۔''

(تفسير ابن كثير : ٥٢٣/١)

دلیل نمبر ②

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرة : ٢٢٣)

''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتیوں کو جیسے چاہو، آؤ۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

قَالَتِ الْيَهُودُ : إِنَّمَا يَكُونُ الْحَوَلُ إِذَا أَتَى الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ مِنْ خَلْفِهَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾

(البقرة : ٢٢٣) مِنْ قُدَّامِهَا وَمِنْ خَلْفِهَا وَلَا يَأْتِيهَا إِلَّا فِي الْمَأْتٰى .

''یہود کا خیال تھا کہ بیوی کی پچھلی جانب سے وطی کرنے سے بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ:۲۲۳) مرد، عورت سے اگلی اور پچھلی دونوں جانب سے جماع کر سکتا ہے، لیکن جماع ہوگا صرف اگلی شرمگاہ میں۔''

(صحيح ابن حبان : ٤١٩٧، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز دیکھیں (صحیح مسلم:۱۴۳۵)

عکرمہ رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِنَّمَا هُوَ الْفَرْجُ . ''اس سے مراد اگلی شرمگاہ ہی ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٦٤، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز فرماتے ہیں:

يَأْتِيهَا كَيْفَ شَاءَ، قَائِمٌ وَقَاعِدٌ وَعَلٰى كُلِّ حَالٍ، يَأْتِيهَا مَا لَمْ يَكُنْ فِي دُبُرِهَا .

''مرد اپنی عورت سے کھڑے، بیٹھے اور ہر حالت میں جماع کر سکتا ہے، لیکن پچھلی شرمگاہ میں نہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٢٨/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَتِ الْيَهُودُ لَا تَأْلُو مَا شَدَّدَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا يَقُولُونَ : يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، إِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْتُوا نِسَاءَ

كُمْ إِلَّا مِنْ وَجْهٍ وَاحِدٍ، قَالَ : فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣) فَخَلَّى اللّٰهُ بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ وَبَيْنَ حَاجَتِهِمْ .

''یہودی مسلمانوں کوستانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے، کہتے کہ اے اصحاب محمد! اللہ کی قسم! تمہارے لیے عورتوں سے جماع کی صرف ایک صورت جائز ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرۃ:۲۲۳)۔ اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں اوران کی ضرورت کے درمیان آڑ ختم کر دی۔''

(سنن الدّارمي : ١١٦٥، وسندهٗ صحيحٌ)

یہودیوں کا کہنا تھا کہ اگر کوئی شخص اپنی عورت کے پیچھے سے اس کا اگلا حصہ استعمال کرے، تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے۔ وہ اپنے نظریے کے مطابق صحابہ کرام کو طعنے دیتے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر یہودیوں کا ردّ کر دیا کہ جیسے چاہو اپنی بیویوں کے پاس آؤ، لیکن اس حصہ کو استعمال کرنا ہے، جس سے بچے کی ولادت ہوتی ہے۔

اس آیت کی یہی تفسیر مرہ بن شراحبیل ہمدانی رحمہ اللہ نے بیان کی ہے۔

(مصنّف ابن أبي شيبة : ٢٣٠/٤، وسندهٗ صحيحٌ)

محمد بن کعب قرظی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

اِئْتِهَا مُضْطَجِعَةً، وَقَائِمَةً، وَمُنْحَرِفَةً، وَمُقْبِلَةً، وَمُدْبِرَةً كَيْفَ شِئْتَ إِذَا كَانَ فِي قُبُلِهَا .

''اپنی بیوی سے جیسے چاہے جماع کریں، لیٹی ہو، کھڑی ہو، ٹیڑھی ہو، منہ آپ

کی طرف کیے ہوئے ہو یا پیٹھ، ہاں! جماع اس کی اگلی شرمگاہ میں کریں۔''

(تفسير الطّبري : ٧٤٧/٣، وسندهٗ حسنٌ)

اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ائْتِ حَرْثَكَ كَيْفَ شِئْتَ مِنْ قُبُلِهَا، وَلَا تَأْتِيهَا فِي دُبُرِهَا : ﴿أَنّٰى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣) قَالَ : كَيْفَ شِئْتُمْ .

''آپ اپنی کھیتی کو جیسے چاہیں، آیئے، اگلی شرمگاہ میں جماع کیجئے، پچھلی شرمگاہ میں جماع نہ کریں، فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ سے مراد ہے کہ جیسے چاہو (اگلی شرمگاہ میں جماع کرو)۔''

(تفسير الطّبري : ٧٤٧/٣، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَعْنِي تَعَالٰى ذِكْرُهٗ بِذٰلِكَ : نِسَاؤُكُمْ مُزْدَرَعُ أَوْلَادِكُمْ، فَأْتُوا مُزْدَرَعَكُمْ كَيْفَ شِئْتُمْ، وَأَيْنَ شِئْتُمْ .

''اس سے اللہ تعالیٰ کی مراد یہ ہے کہ عورتیں تمہارے بچوں (کی پیدا ہونے) کی کھیتیاں ہیں، تم اپنی کھیتیوں (اگلی شرمگاہ میں) کو جیسے چاہو، جہاں چاہو جماع کرو۔''

(تفسير الطّبري : ٧٤٥/٣)

اسمٰعیل بن عبدالرحمٰن سدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا الْحَرْثُ فَهِيَ مَزْرَعَةٌ يَحْرُثُ فِيهَا .

''کھیتی سے مراد اس کی بیج بونے کی جگہ ہے، جس میں وہ کھیتی کرتا ہے۔''

(تفسير الطّبري: ٧٤٥/٣، وسندهٗ حسنٌ)

حدیثی دلائل:

امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ (۳۲۱ھ) فرماتے ہیں:

لَمَّا تَوَاتَرَتْ هٰذِهِ الْآثَارُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهْيِ عَنْ وَطْءِ الْمَرْأَةِ فِي دُبُرِهَا ثُمَّ جَاءَ عَنْ أَصْحَابِهٖ وَعَنْ تَابِعِيهِمْ مَا يُوَافِقُ ذٰلِكَ وَجَبَ الْقَوْلُ بِهٖ وَتَرْكُ مَا يُخَالِفُهٗ.

''رسول اللہ ﷺ سے عورت سے غیر فطری مجامعت کی ممانعت پر متواتر احادیث ہیں، آثار صحابہ وتابعین بھی ان کے موافق ہیں، تو پچھلی شرمگاہ میں جماع کی حرمت کا قائل ہونا ہوگا اور اس کے مخالف قول کو چھوڑنا واجب ہے۔''

(شرح مَعاني الآثار: ٤٦/٣)

محمد بن جعفر کتانی رحمہ اللہ (۱۳۴۵ھ) نے بھی ان احادیث کو ''متواتر'' قرار دیا ہے۔

(نَظم المُتَناثر من الحديث المُتواتر: ١٤٩)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ تَيَقَّنَّا بِطُرُقٍ لَا مَحِيْدَ عَنْهَا نَهْيَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَدْبَارِ النِّسَاءِ، وَجَزَمْنَا بِتَحْرِيْمِهٖ، وَلِيَ فِي ذٰلِكَ مُصَنَّفٌ كَبِيْرٌ.

''ہم شرح صدر سے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنے سے منع فرمایا ہے اور ہم نے اسے بالجزم حرام قرار دیا ہے۔ اس بارے میں میری ایک ضخیم تصنیف بھی ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء: ١٢٨/١٤)

① سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِلْمُسْلِمِينَ : مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ وَهِيَ مُدَبَّرَةٌ جَاءَ وَلَدُهَا أَحْوَلَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣) فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مُقْبِلَةٌ وَمُدْبِرَةٌ، مَا كَانَ فِي الْفَرْجِ .

''یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا کہ پشت کی جانب سے جماع کیا جائے تو بچہ بھینگا پیدا ہوتا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾(البقرۃ : ۲۲۳) ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتی کو جیسے چاہو آؤ''۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت شوہر کی طرف منہ کیے ہوئے ہو یا پشت، جماع جائز ہے، بشرطیکہ اگلی شرمگاہ میں ہو۔''

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ٤١/٣، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کے تحت امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي تَوْقِيفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ فِي ذٰلِكَ عَلَى الْفَرْجِ إِعْلَامٌ مِنْهُ إِيَّاهُمْ أَنَّ الدُّبُرَ بِخِلَافِ ذٰلِكَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اگلی شرمگاہ پر موقوف کر دیا ہے، انہیں بتلایا ہے کہ پچھلی شرمگاہ حرام ہے۔''

(شرح مَعاني الآثار : ٤١/٣)

② سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هِيَ اللُّوطِيَّةُ الصُّغْرٰى. ''یہ لواطت صغریٰ ہے۔''

(زوائد مسند الإمام أحمد : ٢/٢١٠، وسندهٗ صحيحٌ)

عمرو بن شعیب کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَثَّقَهُ الْجُمْهُورُ. ''جمہور نے توثیق کی ہے۔''

(تهذيب التّهذيب : ٧/٣٦)

علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(عمدة القاري : ١٨/١١٧)

③ عبدالرحمٰن بن سابط رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَأَلْتُ حَفْصَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ، قُلْتُ لَهَا: إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْ شَيْءٍ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَكِ عَنْهُ؟ قَالَتْ: سَلْ يَا ابْنَ أَخِي عَمَّا بَدَا لَكَ، قَالَ: أَسْأَلُكِ عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ، فَقَالَتْ: حَدَّثَتْنِي أُمُّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتِ الْأَنْصَارُ لَا تُجَبِّي، وَكَانَتِ الْمُهَاجِرُونَ تُجَبِّي، فَتَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، فَجَبَّاهَا، فَأَبَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ، فَأَتَتْ أُمَّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهَا، فَلَمَّا أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيَتِ الْأَنْصَارِيَّةُ وَخَرَجَتْ، فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ:

ادْعُوهَا لِي فَدُعِيَتْ لَهُ، فَقَالَ لَهَا : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكَمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾(البقرة : ٢٢٣) صِمَامًا وَاحِدًا، وَالصِّمَامُ : السَّبِيلُ الْوَاحِدُ .

''میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی پوتی سیدہ حفصہ بنت عبدالرحمٰن سے عرض کیا: آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، مگر شرم آڑے ہے۔ فرمایا: بیٹا! جو چاہیں پوچھیں، عرض کیا: مجھے آپ سے غیر فطری مجامعت کے متعلق پوچھنا ہے، فرمایا: مجھے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انصار اپنی عورتوں کو اوندھا لٹا کر جماع نہیں کرتے تھے، جبکہ مہاجرین کرتے تھے۔ ایک مہاجر نے انصاریہ سے نکاح کیا اور اسے مجامعت کے لئے اوندھا لیٹنے کا کہا، تو وہ انکاری ہوئی اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر ماجرا سنایا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو انصاریہ شرم سے باہر چلی گئی۔ سیدہ نے یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے بلائیں، بلایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ﴾ اور فرمایا: جماع کا تو ایک ہی راستہ ہے۔''

(سنن الدّارمي : ١١٥٩، مسند الإمام أحمد : ٣٠٥/٦، تفسير الطّبري : ٩٢/٢، وسندهٗ حسنٌ)

فائدہ:

حافظ بغوی رحمہ اللہ (۵۱۰ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ أَهْلُ الْعِلْمِ عَلٰى أَنَّهُ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ إِتْيَانُ زَوْجَتِهِ فِي قُبُلِهَا

مِنْ جَانِبِ دُبُرِهَا، وَعَلٰی أَيِّ صِفَةٍ شَاءَ .

''اہل علم کا اتفاق ہے کہ خاوند اپنی بیوی کے پیچھے سے اگلی شرمگاہ میں جماع کر سکتا ہے، اس کے علاوہ بھی کوئی سا طریقہ اختیار کیا جا سکتا ہے۔''

(شرح السّنة : ۹/۱۰٦)

④ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ إِلٰی رَجُلٍ جَامَعَ امْرَأَتَہٗ فِي دُبُرِهَا .

''جو بیوی سے غیر فطری مجامعت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے (رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

(سنن ابن ماجه : ۱۹۲۳، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : ٤٤/۳، وسندهٗ حسنٌ)

امام اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ صَحَّ عَنْهُ

''یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے۔''

(مسائل الإمام أحمد وإسحاق : ۳٥۳۱)

علامہ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِیحٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

''یہ سند صحیح ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔'' (مِصباح الزّجاجة : ۹۷/۲)

جامع معمر بن راشد (۲۰۹٥۲) کے الفاظ ہیں:

إِنَّ الَّذِي یَأْتِي الْمَرْأَةَ فِي دُبُرِهَا لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ إِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ .

''جو بیوی سے غیر فطری مجامعت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت (نظر

رحمت سے) نہیں دیکھے گا۔''

⑥ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

جَاءَ عُمَرُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ : وَمَا أَهْلَكَكَ؟ قَالَ : حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ، قَالَ : فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، قَالَ : فَأُوحِيَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ (البقرة : ٢٢٣) أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ، وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ .

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں ہلاک ہوگیا، فرمایا: کیوں؟ عرض کیا: میں نے آج رات اپنا کجاوہ الٹ دیا (اپنی بیوی کو الٹا کر اگلی شرمگاہ میں جماع کیا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی جواب نہیں دیا، پھر اللہ تعالیٰ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو آؤ۔'' یعنی آگے سے جماع کرو یا پیچھے سے، ہاں پچھلی شرمگاہ اور حالت حیض میں اگلی شرمگاہ سے بچیں۔''

(مسند الإمام أحمد : ١/٢٩٧، سنن التّرمذي : ٢٩٨٠، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام ابنِ حبان رحمہ اللہ (۴۲۰۲) اور امام ضیاء مقدسی (المختارة: ۱۰/۱۰۰) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۸/۱۹۱) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) فرماتے ہیں:

كَنٰى بِرَحْلِهٖ عَنْ زَوْجَتِهٖ، أَرَادَ بِهٖ غِشْيَانَهَا فِي قُبُلِهَا مِنْ جِهَةِ ظَهْرِهَا، لِأَنَّ الْمُجَامِعَ يَعْلُو الْمَرْأَةَ وَيَرْكَبُهَا مِمَّا يَلِي وَجْهَهَا، فَحَيْثُ رَكِبَهَا مِنْ جِهَةِ ظَهْرِهَا كَنٰى عَنْهُ بِتَحْوِيلِ رَحْلِهٖ.

''کجاوے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی مراد بیوی ہے۔ مطلب یہ کہ انہوں نے پشت کی جانب سے اپنی بیوی سے اگلی شرمگاہ میں جماع کیا ہے، کیونکہ مرد جماع کی حالت میں عورت کے اوپر ہوتا ہے اور چہرے کی جانب سے اس پر سوار ہوتا ہے، جب عمر رضی اللہ عنہ پشت کی جانب سے سوار ہوئے، تو اسے کجاوہ الٹنے سے تعبیر کیا۔''

(النّهاية : ۲/۲۰۹)

ایک شبہ کا ازالہ:

نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنّٰى شِئْتُمْ﴾ ''تمہاری بیویاں تمہاری کھیتیاں ہیں، اپنی کھیتی کو جس طرح چاہو آؤ۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ.

''یہ آیت کریمہ عورتوں سے پچھلی جانب سے جماع کرنے کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(تفسير الطّبري : ۷۵۱/۳، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی کے بارے میں ہے:

كَانَ لَا يَرٰى بَأْسًا أَنْ يَأْتِيَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ فِي دُبُرِهَا .

''آپ رضی اللہ عنہ عورت کی پشت کی طرف سے جماع کرنے میں کوئی حرج خیال نہیں کرتے تھے۔''

(السّنن الکبریٰ للنّسائي : ٨٩٣١، وسندهٗ حسنٌ)

ان روایات سے کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غیر فطری مجامعت جائز سمجھتے تھے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پیچھے سے آگے والی شرمگاہ میں جماع کرنا جائز ہے۔ اس پر دلیل یہ ہے کہ سعید بن یسار بن ابی حباب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ : إِنَّا نَشْتَرِي الْجَوَارِيَ فَنُحَمِّضُ لَهُنَّ قَالَ : وَمَا التَّحْمِيضُ؟ قَالَ : نَأْتِيهُنَّ فِي أَدْبَارِهِنَّ قَالَ : أَوَ أَوَ يَعْمَلُ هٰذَا مُسْلِمٌ؟ .

''میں سے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: ہم لونڈیاں خریدتے ہیں اور ان سے تحمیض کرتے ہیں، پوچھا، تحمیض کیا ہے؟ میں نے بتایا کہ ہم ان کی دبر میں جماع کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا کوئی مسلمان ایسا کرسکتا ہے؟''

(السّنن الکبریٰ للنّسائي : ٨٩٧٩، شرح مشکل الآثار للطّحاوي : ٤٢٦/١٥، وسندهٗ صحیحٌ)

اب اس کے متعلق علمائے کرام کی تحقیق ملاحظہ ہو:

علامہ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ ظَنَّ أَقْوَامٌ جَوَازَ إِتْيَانِ الْمَرْأَةِ فِي الدُّبُرِ ، وَاحْتَجُّوا بِهٰذِهِ الْآيَة وَتَفْسِيرِ ابْنِ عُمَرَ لَهَا، وَلَيْسَ فِي الْآيَة دَلِيلٌ ، وَلَا فِي تَفْسِير ابْن عُمَرَ لَفْظٌ صَرِيحٌ .

”بعض لوگ بیوی سے غیر فطری مجامعت کو جائز سمجھتے ہیں، وہ اس آیت اور اس بارے میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی تفسیر سے دلیل لیتے ہیں، حالانکہ نہ آیت میں کوئی دلیل ہے اور نہ ہی ابن عمر رضی اللہ عنہ کی تفسیر میں کوئی واضح لفظ ہے۔“

(كشف المُشكل : 582/2)

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ هَاهُنَا نَشَأَ الْغَلَطُ عَلٰى مَنْ نُقِلَ عَنْهُ الْإِبَاحَةُ مِنَ السَّلَفِ وَالْأَئِمَّةِ، فَإِنَّهُمْ أَبَاحُوا أَنْ يَكُونَ الدُّبُرُ طَرِيقًا إِلَى الْوَطْءِ فِي الْفَرْجِ، فَيَطَأُ مِنَ الدُّبُرِ لَا فِي الدُّبُرِ، فَاشْتَبَهَ عَلَى السَّامِعِ مِنْ «بِ» «فِي»، وَلَمْ يَظُنَّ بَيْنَهُمَا فَرْقًا، فَهٰذَا الَّذِي أَبَاحَهُ السَّلَفُ وَالْأَئِمَّةُ، فَغَلِطَ عَلَيْهِمُ الْغَالِطُ أَقْبَحَ الْغَلَطِ وَأَفْحَشَهُ.

”جس نے سلف اور ائمہ سے اس فعل بد کی اباحت بیان کی ہے، اسے یہاں سے غلطی لگی ہے۔ جبکہ سلف نے پشت کی جانب سے اگلی شرمگاہ میں مجامعت کا جواز پیش کیا ہے، چنانچہ مرد پچھلے حصے سے جماع کرے گا، نہ کہ پچھلے حصے میں۔ سننے والے کو ”سے“ کا لفظ ”میں“ کے ساتھ مشتبہ ہو گیا، وہ دونوں میں فرق نہیں سمجھ سکا۔ سلف اور ائمہ دین نے اس صورت کو جائز قرار دیا ہے، لیکن غلط بیانی کرنے والے نے ان کی طرف قبیح ترین اور فحش ترین بات منسوب کی ہے۔“

(زاد المَعاد : ٤/٢٦١)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا مَحْمُولٌ عَلٰى مَا تَقَدَّمَ، وَهُوَ أَنَّهُ يَأْتِيهَا فِي قُبُلِهَا مِنْ

دُبُرِهَا لِمَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کا مطلب یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کی پچھلی جانب سے اس کی اگلی شرمگاہ میں جماع کرسکتا ہے، جیسا کہ امام نسائی رحمہ اللہ نے ان سے روایت بیان کی ہے۔''

(تفسير ابن كثير : ٥٢٦/١)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ جَاءَ تْ رِوَايَةٌ أُخْرٰى عَنْهُ بِتَحْرِيْمِ أَدْبَارِ النِّسَاءِ، وَمَا جَاءَ عَنْهُ بِالرُّخْصَةِ، فَلَوْ صَحَّ، لَمَا كَانَ صَرِيْحًا، بَلْ يُحْتَمَلُ أَنَّهٗ أَرَادَ بِدُبُرِهَا : مِنْ وَرَائِهَا فِي الْقُبُلِ، وَقَدْ أَوْضَحْنَا الْمَسْأَلَةَ فِي مُصَنَّفٍ مُفِيْدٍ، لَا يُطَالِعُهٗ عَالِمٌ إِلَّا وَيَقْطَعُ بِتَحْرِيْمِ ذٰلِكَ .

''سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری روایت بھی آئی ہے کہ عورتوں کی پشتوں میں جماع کرنا حرام ہے۔ ان سے رخصت کے بارے میں جو روایات آئی ہیں، وہ صحیح بھی ہوں، تو صریح نہیں۔ بلکہ احتمال ہے کہ آپ کی مراد یہ تھی کہ پچھلی جانب سے اگلی شرمگاہ میں جماع کرنا جائز ہے۔ ہم نے اس مسئلہ کو ایک مفید کتاب میں واضح کر دیا ہے۔ کوئی عالم اگر اس کا مطالعہ کرے گا، تو ضرور اس کی حرمت کا فیصلہ کرے گا۔''

(سِيَر أعلام النُّبَلاء : ١٠٠/٥)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ الثَّابِتُ بِلَا شَكٍّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهٗ يُحَرِّمُهٗ .

’’بے شک سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ اس فعل کو حرام سمجھتے تھے۔‘‘

(تفسیر ابن کثیر : ۵۳۳/۱)

نیز فرماتے ہیں:

نَصٌّ صَرِيحٌ مِنْهُ بِتَحْرِيمِ ذٰلِكَ، فَكُلُّ مَا وَرَدَ عَنْهُ مِمَّا يَحْتَمِلُ وَيَحْتَمِلُ فَهُوَ مَرْدُودٌ إِلٰى هٰذَا الْمُحْكَمِ.

’’عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس فعل کی حرمت کے بارے میں صریح نص موجود ہے، لہٰذا جو کچھ اس بارے میں محتمل ہے، اسے محکم کی روشنی میں سمجھیں گے۔‘‘

(تفسیر ابن کثیر : ۵۳۳/۱)

الحاصل:

عورت کی پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا قرآن وحدیث، اجماعِ امت اور فہمِ سلف کی روشنی میں حرام ہے۔ علماء کے دعویٔ اجماع سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قبیح فعل کے جواز کا کوئی بھی قائل نہیں۔ عمومی دلائل سے اس کا جواز پیش کرنا اجماعِ امت کی خلاف ورزی ہے۔